ہندوستان کا مقبوضہ جموں و کشمیر میں غیر قانونی قبضہ
اور
قانون بین الاقوام

کشمیر پالیسی ریسرچ انسٹیٹیوٹ
مظفر آباد آزاد کشمیر
Ph:05822-920969, Fax: 05822-920211
Email: kpri.azadkashmir@gmail.com

رپورٹ

مرتب کردہ: راجہ خان افسر خان
ڈائریکٹر نیشنل کوآرڈنیشن ونگ جموں وکشمیر لبریشن سیل، کشمیر سنٹر راولپنڈی

کشمیر پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے زیراہتمام عالمی یوم حقوق انسانی کے موقع پر 10 دسمبر 2023ء کو جموں وکشمیر ہاؤس، اسلام آباد میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس کا عنوان'' Indian Illegal Occupation on Jammu & Kashmir and International Law '' تھا۔ سیمینار کے مہمان خصوصی وزیراعظم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر چوہدری انوارالحق تھے جبکہ دیگر مہمانان گرامی میں ترجمان حکومت وو زیرخزانہ عبدالماجد خان، آسٹریلیا میں پاکستان کی سابق سفیر محترمہ نائلہ چوہان، سابق ڈین شعبہ سیاسیات بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد محترمہ ڈاکٹر آمنہ محمود اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر کشمیر انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل ریلیشنز الطاف حسین وانی مہمان مقررین میں شامل تھے۔ سیمینار کے آغاز پر سیکرٹری کشمیر کاز آرٹس اینڈ لینگویجز جناب وجاہت رشید بیگ نے KPRI اور جموں وکشمیر لبریشن سیل کا تعارف پیش کرتے ہوئے کشمیر کاز کو اندرون و بیرون ملک اجاگر کرنے کے حوالے سے خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ بعدازاں ڈائریکٹر کشمیر پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ڈاکٹر راجہ محمد سجاد خان نے سیمینار کی غرض و غایت بیان کی۔

سیمینار میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے رہنماؤں، اہم سیاسی وسماجی شخصیات، مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والے مرد وخواتین، یونیورسٹیز کے طلباء وطالبات ومختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ سیمینار کی کوریج کے لیے ذرائع ابلاغ کے نمائندگان کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔

انسانی حقوق کا عالمی دن اقوام متحدہ کی طرف سے عالمی سطح پر انسانی وقار برقرار رکھنے اور لوگوں میں انسانوں کے حقوق کے حوالہ سے شعور اجاگر کرنے کیلئے ہر سال 10 دسمبر کو منایا جاتا ہے جس کا مقصد انسانوں کے حقوق کو بلاتفریق رنگ ونسل، مذہب اور زبان تسلیم کرنا، انسانی حقوق کی پامالی کی روک تھام، عوام میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا اور خصوصاً خواتین اور بچوں کو ان کے حقوق کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو اپنی قرارداد میں انسانی حقوق کے عالمی ڈیکلیئریشن کی منظوری دی تھی۔ اقوام متحدہ نے اس دن کو انسانی حقوق کے دن کے طور پر منانے کا پہلی بار اہتمام تمام ممبر اور دلچسپی رکھنے والے ممالک کو 1950 میں مدعو کر کے کیا۔ عالمی ادارے کی طرف سے انسانی حقوق کو یوں بیان کیا گیا ہے: ''تمام افراد اور اقوام کے لئے ایک جیسا معیار قائم کیا جائے''۔ اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا چارٹر ایک ابتدائیہ اور تیس آرٹیکلز پر مشتمل ہے، جس میں آزادی اظہار، کسی جگہ جمع ہونے، آمد ورفت اور مذہبی آزادی کا احاطہ کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر سیمینارز، کانفرنسز اور پروگرامات کا اہتمام کر کے اس دن کی اہمیت کا اجاگر کیا جاتا ہے۔ تا کہ انسانی حقوق کی تنظیمیں اور عالمی ادارے کسی بھی جگہ ہونے والی خلاف ورزیوں کا نوٹس لیں۔ آج جب دنیا بھر میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جا رہا ہے تو مقبوضہ جموں وکشمیر میں بھارتی فورسز انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی مسلسل دھجیاں اڑا رہی ہیں۔ مقبوضہ کشمیر دنیا کا وہ واحد خطہ ہے۔ جس کے اندر ہندوستانی قابض فورسز کی طرف سے ہونے والی انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزیاں نہ تو کسی ادارے کو نظر آ رہی ہیں اور نہ ہی کسی انسانی حقوق کی کسی تنظیم نے اس کا بھرپور طریقے سے نوٹس لیا ہے۔ بھارتی قابض فورسز گزشتہ 76 برسوں سے مقبوضہ علاقے میں انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی خلاف ورزیاں کر رہی ہیں اور حق خودارادیت کا مطالبہ کرنے کی پاداش میں بلالحاظ عمر وجنس کشمیریوں کو بے رحمانہ طریقے سے قتل وگرفتار کر رہی ہیں جبکہ انہیں تشدد اور تذلیل کا نشانہ بھی بنایا جا رہا ہے۔ 5 اگست 2019ء مودی حکومت کی جانب سے کشمیر کی خصوصی حیثیت کے خاتمہ کے بعد انسانی حقوق کی پامالیوں میں مزید شدت آئی۔ کشمیر پالیسی ریسرچ انسٹیٹیوٹ جو آزاد کشمیر کا پہلا تھنک ٹینک ہے نے انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر'' Indian Illegal Occupation on Jammu & Kashmir and

International Law ’’ کے عنوان سے ایک سیمینار کا انعقاد کیا جس کے مہمان خصوصی وزیراعظم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر تھے۔سیمینار کا باقاعدہ آغاز سیدہ سبرینہ بخاری کی تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول کریم ﷺ سے ہوا۔اس کے بعد سیکرٹری کشمیر کاز آرٹس اینڈ لینگویجز جناب وجاہت رشید بیگ نے KPRI اور جموں وکشمیر لبریشن سیل کا تعارف پیش کرتے ہوئے کشمیر کاز کو اندرون و بیرون ملک اجاگر کرنے کے حوالے سے خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ بعدازاں ڈائریکٹر کشمیر پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجہ محمد سجاد خان نے سیمینار کی غرض وغایت بیان کی۔سیمینار کی نظامت کے فرائض نجیب الغفور خان نے ادا کیے۔

خطاب جناب چوہدری انوارالحق

وزیراعظم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

کشمیر پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے چیئرمین کی حیثیت سے میں سٹیج پر تشریف فرما مہمانان گرامی اور سیمینار کے شرکاء کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

انسانی حقوق اُن معاشروں میں زندہ ہیں جہاں انسانیت زندہ ہے۔ یہاں پر Wayforward کی باتیں کی گئی ہیں۔ایک چیز ہے law of Nature جسے ہم سب چھوڑ گئے ہیں۔ یہاں کسی نے افغانستان کی مثال نہیں دی۔وہاں پر انٹرنیشنل ڈاکٹرائن کیسے نافذ ہوا۔ نہ انھوں نے دنیا کی مانی، نہ سنی۔البتہ جو قیمت انھوں نے ادا کی وہ قیمت دینے کا تصور یہاں موجود کوئی بھی شخص نہیں کرسکتا۔آج افغانستان میں ہیلتھ انفراسٹرکچر ہے اور نہ روڈ انفراسٹرکچر۔نسلوں کی نسلیں ختم ہوگئیں یا معذور ہوگئیں لیکن دونوں سپر پاورز کو وہ یہ باور کروانے میں کامیاب ہوگئے کہ حاکمیت مالک الملک کی ہے اور دنیا کے ناخداؤں کو ایک دن ہارنا ہے۔اس درجہ کا توکل بدقسمتی سے ہمارا نہیں ہے۔پچھلے چند دن سے آپ فلسطین کے بارے میں جو کچھ ٹی وی چینلز پر دیکھ رہے ہیں وہ سب اس لیے سامنے آرہا ہے کہ وہاں عالمی میڈیا کو رسائی حاصل ہے لیکن مقبوضہ جموں وکشمیر میں بھارت ذرائع ابلاغ کو اس طرح کی رسائی نہیں دے رہا وگرنہ کم وبیش وہی مناظر ہیں۔فلسطین میں ذرائع ابلاغ کو رسائی حاصل ہونے کے باعث ہم وہاں بچوں کو لوتھڑے بنتا ہوا دیکھ سکتے ہیں۔اقوام متحدہ میں فلسطین کے مسئلے کے حل کے حوالے سے 13 ممالک نے قرارداد پیش کی لیکن ایک امریکہ نے ویٹو کردی۔وہی قومیں جنگ لڑسکتی ہیں جو خود کو ہجوم ہونے سے بچاتی ہیں۔ہم بدقسمتی سے تحریک آزادی کشمیر تو ایک طرف فلسطین کے حوالے سے بھی اس طرح کے مظاہرے نہیں کرپائے جس طرح کہ اس کا حق تھا۔اب یہاں انٹرنیٹ کی بات ہے اور نہ ریسرچ کی۔ایک چیز پر سب کا ایمان کامل ہونا چاہیے کہ حصول آزادی میں وقت تو لگتا ہے لیکن یہ آخرکار مل کر رہتی ہے۔نیلسن منڈیلا نے 23،24 برس جدوجہد کرکے اپنی قوم کو آزادی دلوائی لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں جم جائے۔یہ تو قوانین فطرت کے خلاف بات ہوگئی۔دین ہمارا ہمیں کچھ اور سکھاتا ہے کہ ہمیں ایک ٹانگ اٹھانے کا اختیار تو ہے لیکن دو نہیں۔ہم نے زندگی اللہ کے قانون کو اللہ کی مخلوق پر نافذ کرنے کی جدوجہد میں گزار دینی ہے۔یہ اس اللہ کا وعدہ ہے کہ آزادی کی صبح روشن کو ہم دیکھیں یا ہمارے بعد آنے والی نسلیں دیکھیں۔جو درخت میرے والد نے لگائے اگر انھیں لالچ ہوتا کہ اس کا پھل انھوں نے ہی کھانا ہے تو وہ ایسا کام ہرگز نہ کرتے لیکن آنے والی نسلوں کے لیے ایسا کام کرنا ضروری ہوتا ہے۔

قوموں کی زندگی میں مختلف مراحل آتے رہتے ہیں۔کبھی حریت کی تحریکیں تیز ہوجاتی ہیں اور کبھی ان کی رفتار سست پڑجاتی ہے۔یہ بات تاریخ عالم میں موجود ہے۔جب آپ دنیا کے دوہرے معیار کی بات کرتے ہیں تو یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ کیا کشمیر اور فلسطین کے لیے دنیا کی وہی پالیسی ہے جو مشرقی تیمور اور سوڈان کے لیے تھی۔ساری دنیا کو علم ہے کہ تقسیم کیا ہے اور طاقت کا دنیاوی اصول کیا ہے۔آج معیشت کی لڑائی ہے۔ ہندوستان دنیا کو اسی لیے آنکھیں دکھاتا ہے کہ اس کے ساتھ دنیا کے اکثریتی ممالک کے اقتصادی ومعاشی تعلقات ہیں۔جہاں تک ہماری ذمہ داری کا تعلق

ہے تو ہم اسے کافی حد تک ادا کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ بھارت نے مقبوضہ جموں وکشمیر میں جی 20 کا اجلاس بلایا تو ہم نے قانون ساز اسمبلی کا خصوصی سیشن منعقد کر کے حریت رہنما جناب یاسین ملک کی صاحبزادی کو خطاب کے لیے بلایا جس پر بھارت بے حد سیخ پا ہوا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے بھی اسمبلی کے خصوصی سیشن سے خطاب کیا۔ ایسا ہرگز نہیں کہ بھارتی اقدامات کا جواب نہیں دیا جا رہا۔ جب تک ایک بھی کشمیری زندہ ہے بھارت کو اس کے ہر اقدام کا بھرپور جواب ملتا رہے گا۔ پاکستان میں اگرچہ اقتصادی و معاشی مشکلات موجود ہیں لیکن اس کے باوجود مایوس ہونے کی ایک فیصد گنجائش بھی نہیں کہ بھارت نے جب بھی مس ایڈونچر کرنے کی کوشش کی اللہ کے فضل وکرم سے اسے اس کا بھرپور جواب ملا۔ میرے آبائی ضلع سے مونچھوں والی ایک چیز فضا سے زمین پر آئی۔ اس کے پائلٹ کو پکڑ کر بعد میں ہم نے بھارت کے حوالے کر دیا اور بھارت کی ڈھٹائی اور بے شرمی کا مظاہرہ دنیا نے دیکھا کہ اس پائلٹ کو اعلیٰ عسکری ایوارڈ سے نوازا گیا جس کو ہم نے واہگہ سے پار کیا تھا۔ ایسی ڈھٹائی اور بے شرمی کا دنیا میں کوئی علاج نہیں لیکن اس کا مایوسی سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمیں اپنے آپ پر، اپنی تاریخ پر اور اس سے بڑھ کر پیارے وطن پاکستان پر پورا یقین ہے کہ جارحیت کی جب بھی کوشش کی گئی تو اس کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔ میں ہمیشہ سے یہی کہتا ہوں کہ ہندوستان کا الیکشن جب بھی قریب آتا ہے، تو وہ ایک جنگی جنون کی فضا قائم کر دیتا ہے۔ اگر اس طرح کی جارحیت ہندوستان کے آئندہ عام انتخابات میں کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا بھیانک جواب اس کو پورے ہندوستان میں سہنا پڑے گا۔

انسانی حقوق کے تحفظ کا سب سے مضبوط چارٹر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دے دیا ہے۔ اخلاقی اور سفارتی حمایت کا جملہ ہم تین نسلوں سے سنتے سناتے چلے آئے ہیں اور شاید آئندہ بھی سنیں۔ جس طرح الطاف حسین وانی نے کہا سٹریٹ اور اکیڈیمیا۔ تو یہ دونوں گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ آپ دنیا بھر کی اکیڈیمیا میں جا کر گفتگو کر لیں، وہاں لابنگ کر لیں لیکن اگر زمین پر حقیقت نہیں ہے تو خواب کی کبھی تعبیر نہیں مل سکتی۔ عملی جدوجہد نے ہی آپ کو زندہ رکھنا ہے۔ دنیا میں کوئی ایک ایسا ملک نہیں جسے محض علمی مباحثہ کی بنیاد پر آزادی دے دی گئی ہو۔ آزادی کے لیے نسلیں قربان کرنا پڑتی ہیں۔ قیام پاکستان کے لیے لاکھوں انسانی جانوں کی قربانی اور والٹن ریلوے سٹیشن پر بھارت سے پاکستان آنے والی نعشوں سے بھری ٹرینیں تو ابھی کل کی بات ہے۔ کیا پاکستان ویسے ہی بن گیا تھا؟ جو لوگ مقبوضہ جموں وکشمیر اور آزاد کشمیر کے درمیان انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں تو مجھے ان کی عقل اور علمیت دونوں پر رونا آتا ہے۔ ان دونوں خطوں کے درمیان انسانی حقوق کا کوئی موازنہ ہی نہیں۔ الحمد للہ اس وقت ایک بھی سیاسی قیدی آزاد کشمیر کی کسی جیل میں نہیں ہے۔ بھارت کو مقبوضہ جموں وکشمیر میں جی 20 اجلاس کے انعقاد کے لیے دو تین ڈویژن فوج کی مزید نفری کو سکیورٹی پر تعینات کرنا پڑا اور ہمارے ہاں صورت حال یہ ہے کہ آسٹریلوی سفیر میرے پاس آئے تو کہنے لگے بڑا خوبصورت علاقہ ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو یہاں اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان کوئی فرق نظر آیا؟ تو کہنے لگے یہاں فوج کی موجودگی بہت ہی کم دکھائی دے رہی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ سراہے جانے والی بات ہے یا آپ اس سے پریشان ہیں؟ ان کا کہنا تھا یہ تو سراہے جانے والی بات ہے۔ میں نے انھیں اطمینان دلایا کہ جب بھی آپ کا لانگ ڈرائیو پر جانے کا دل کرے، آپ بلا خوف وخطر اس طرف چلے آیا کریں بلکہ آپ دیگر سفراء کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ اس خطہ میں مثالی امن وامان ہے۔ محدود وسائل میں رہتے ہوئے تعمیر وترقی پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ بہت عرصے بعد ریاست میں ایسی حکومت آئی ہے جس کے سربراہ نے سب سے پہلے خود کو احتساب کے لیے پیش کیا۔ ہمارے معاشرے میں المیہ یہ ہے کہ ہم بین الاقوامی پروٹوکول کا ذکر کرتے ہیں لیکن اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے۔ حاکم وقت، قاضی القضاء یعنی جج اور امام ان تینوں کی سزا بھی دوگنی ہے اور ان کی جزاء بھی۔ احتساب یا محاسبہ آپ کی اپنی ذات سے شروع ہوتا ہے۔ سب سے پہلے مجھے اپنے آپ کو قانون کی حاکمیت کے دائرہ میں لانا ہے۔ برصغیر پاک وہند کو تقسیم ہوئے عرصہ گزر گیا ہے لیکن وہ colonialism آج بھی ہماری روح میں پوری طرح سرایت کیے ہوئے ہے۔ آج پاکستان میں سکیورٹی کی صورت حال خوش آئند نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے جو پروٹوکول کلچر متعارف کروا دیا ہے، یہ اشرافیہ کو اپنے عوام سے دور لے جاتا جا رہا ہے۔ حکومت اور عوام کے درمیان رشتے کمزور پڑ رہے ہیں۔ میں نے اس کا بڑا آسان ساحل آزاد کشمیر میں نافذ کر دیا ہے۔ آزاد کشمیر کے بچے بچے کو میرا نام اور میری ولدیت کا علم ہے۔ میرے پاس اتنا ہی سکیورٹی پروٹوکول ہے جتنا کہ عام آدمی کو اگر وہ لینا چاہے تو حکومت اسے بھی بآسانی مہیا کر سکتی ہے۔ سارے لاؤ لشکر میں نے ختم کر دیے ہیں۔ اس سے کوئی انقلاب نہیں آنا لیکن لوگوں کی غربت کا مذاق اڑانا، ان کے گھروں کے آگے سے ٹوں ٹوں کرتی گاڑیوں پر گزرنے کا اختیار میں نے چھین لیا ہے۔ عوام کے ٹیکسوں کا پیسا لوگوں کی امانت ہے۔ اپنی ہڈیاں رگڑ کر لوگ ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ میرے

معزز وزیر نے کہا ہے کہ لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں تو اس کی وجہ ہے کہ لوگوں کا حکومتوں پر سے یقین اٹھ گیا ہے۔ ہم نے ایک ایسے غیر معروف ملک میں بھی تحریک آزادی کشمیر کے نام پر عالمی کانفرنسوں میں شرکت کر ڈالی ہے کہ جہاں شاید ہی دنیا کے کسی مہذب ملک کا کوئی مندوب گیا ہو۔ جب ہم نے عوام کے ٹیکسوں کا پیسا استعمال کرتے ہوئے بیرون ملک جانا ہے تو اسمبلی کے فورم پر پورا پروگرام سامنے آنا چاہیے۔ واپسی پر آ کر اسمبلی کو ڈی بریفنگ دینی چاہیے کہ کتنا پیسا خرچ کر کے تحریک آزادی کشمیر کے لیے کیا کردار ادا کیا۔ اس فارمیٹ کے ساتھ جو جانا چاہے تو اجازت ہے کہ حکومت آزاد کشمیر کے پاس وسائل کی کوئی کمی نہیں ہے۔ وسائل بھی مہیا کیے جائیں گے اور وفود بھی جائیں گے لیکن رویوں میں تبدیلی ناگزیر ہے۔ یہاں خوبصورت بات کی گئی ہے کہ اگر ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے تو بین الاقوامی لابنگ میں ہمیں اپنے آئی کیو لیول اور ایجوکیشن سسٹم میں انقلابی تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے۔ تھینک ٹینک میں آپ کو زخموں کو کھولنا پڑتا ہے، تعفن، ناسور اور پیپ کو دیکھنا پڑتا ہے کہ یہ کس قدر گہرے ہیں اور اس کے لیے کس قسم کی سرجری اور معالج کی ضرورت ہے۔ یہاں پر سب اچھا ہے کی گردان کرنے سے ایک فٹ کا بھی Wayforwad تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ اس بات سے میں سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ ہماری یونیورسٹیوں میں سرجیکل تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ تیسری دنیا کے معاشروں میں حکومتیں ملنا، گرنا اور بننا ایک Wishes Circle بنتا جا رہا ہے۔ میں آپ کو اپنی مثال دیتا ہوں کہ خالصتاً مالک الملک کی رضا کے تابع مجھے اقتدار ملا۔ دینے والوں نے پہلے میرے منہ پر انکار کیا اور پھر بعد میں اقرار کر لیا۔ بربادی کی داستان تب ہی شروع ہوتی ہے جب مالک الملک کوئی ذمہ سونپے تو آپ اپنی ناقص عقل کے تابع اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کی منصوبہ بندی کرتے چلے جائیں۔ جمہوریت کوئی اسلامی تصور نہیں ہے کہ جہاں سے ہم اصطلاح کو تو لے آئے ہیں لیکن اس کے پیچھے جو انڈیکیٹرز تھے ان کو وہیں چھوڑ آئے ہیں۔ جمہوریت کی بنیاد محاسبہ، اور Rule of Law ہے جو حکمران کی ذات سے شروع ہوتا ہے۔ قومیں اس لیے ترقی کر گئی ہیں کہ انھوں نے منہ دیکھ کر چانٹا نہیں مارا۔ اخلاق باختہ مغربی معاشرے اپنے حکمران سے ذرا برابر بداخلاقی کی توقع بھی نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا حکمران مکمل طور پر اخلاقیات کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہونا چاہیے ہم بھلے ہی خراب ہوں۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم نے اقتدار کے پردے کے پیچھے اپنے سارے تعفن زدہ چہرے چھپا لیے ہیں۔ ہیومن رائٹس بنیادی طور پر صرف جینے کا حق نہیں ہے۔ یہاں کہا گیا کہ سب سے اہم بات حق خودارادیت ہے، بالکل ٹھیک۔ اگر آپ کو اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کا حق نہیں ہے تو پھر انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ بنیادی حق حق آزادی اور حق خودارادیت ہے۔

آزادی کی قیمت خون سے ادا کرنا پڑتی ہے۔ یہ شمع گفتگو سے کبھی روشن نہیں ہوئی۔ یہ اسی طرح روشن ہوگی جس طرح ازل سے روشن ہوتی آئی ہے اور ابد تک ہوتی رہے گی۔ اس لیے قرآن پاک میں جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ جتنی مرضی دانشمندانہ گفتگو کر لیں اگر ہم اصل سے روگردانی کریں گے تو کوئی بھی سفارتکاری ہمیں کامیابی نہیں دلا پائے گی۔ یہ واحد کتاب ہے جس کے نزول سے لے کر دنیا کے اختتام تک اس میں ایک حرف کا بھی ردوبدل نہیں آئے گا کہ مالک الملک نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ انسانی حقوق کی حفاظت اور پاسبانی کا سب سے مضبوط طریقہ اللہ پاک نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے۔ انسان کی قدر و منزلت، خواتین کے حقوق، اقلیتوں کے حقوق بلکہ معاشرے کے ہر طبقہ کے حقوق اس میں بیان کر دیے گے ہیں اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں بھی بتا دیا گیا ہے۔ ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ ہم ایک ایسے معاشرے میں پروان چڑھے ہیں کہ جہاں ہم نے پیدا ہوتے ہی حق کی بات کرنی ہے اور یہ بات کرتے ساتھ ہی فوت ہو جانا ہے۔ اگلا جملہ ادا کرنے میں ہمیں موت پڑتی ہے اور وہ ہے فرائض کہ حقوق کے ساتھ ہمیں اپنے فرائض بھی ادا کرنے ہیں۔ دنیا کا کوئی معاشرہ محض حق کی بات نہیں سنتا۔ حق کی بات کو فرضیت کا درجہ تب دیا جاتا ہے جب فرائض کی بات کی جائے۔ انسانی حقوق کے تحفظ کی بات اس صورت میں ممکن ہے جب معاشی طور پر مضبوطی حاصل کی جائے۔ تعلیمی معیار اس قدر بلند ہو جائے کہ دنیا کا بآسانی مقابلہ کیا جا سکے۔ ہجوم سے قوم بنیں، پھر اللہ پاک کے حکم کی ابدیت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے اندر عسکریت کا جذبہ پیدا کریں۔ یہ ساری چیزیں جب آپ فرائض کے طور پر پڑھے اور عمل کرینگے تب کوئی آپ کے انسانی حقوق کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آزاد کشمیر میں ایک تھنک ٹینک بنانے کی عملی کوشش کی گئی ہے۔ اس تھنک ٹینک سے میرا پہلا فکری اختلاف یہ ہے کہ سرکاری سرپرستی میں تھینک ٹینک تو بنا سکتے ہیں لیکن سوچ کی پرواز کو قید کرنے سے تحقیق کے بنیادی مقاصد حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ تھینک ٹینک بنانے کے لیے سرکاری وسائل ضرور استعمال کیجیے لیکن تحقیق و ریسرچ کے لیے اس کا دائرہ کار پبلک و پرائیویٹ سیکٹر تک بڑھائیے۔ یہ بڑی اہمیت کا کام ہے کہ تدبر،

دانائی، ہوشمندی اور علمیت کی بنیاد پر پالیسی سازی کی جائے۔ہم نے حادثاتی پالیسیوں کے نتیجے میں بہت کچھ کھو دیا ہے۔تھینک ٹینک کے قیام کی کاوش بہت اچھی ہے۔میری خواہش ہے کہ الطاف حسین وانی، ڈاکٹر آمنہ محمود اور ایمبیسیڈر نائلہ صاحبہ اس تھینک ٹینک کی سرپرستی فرمائیں۔اس سلسلے میں میں نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ جو جس مضمون میں مہارت رکھتا ہے اس پر اسے ہی گفتگو کرنے کا موقع میسر آنا چاہیے۔آنے والے دنوں میں KPRI کی ری سٹرکچرنگ کرتے ہوئے اس میں پاکستان کی Intelligentsia کو بھی شامل کریں گے۔یہ انسٹی ٹیوٹ مسئلہ کشمیر پر Wayforward کے حوالے سے اپنی سفارشات مرتب کر کے فراہم کرے گا کہ جب ہمارے عوامی نمائندے دنیا کے سامنے گفتگو کریں تو وہ پوری طرح تربیت یافتہ، جامع اور مختصر گفتگو کریں۔ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بنیادی طور پر دماغ کا کام دیتے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو کچھ حوصلے کی ضرورت ہے۔حالات کے جبر نے ہمیں مایوسی کی طرف دھکیلنے کی کوشش ضرور کی ہے لیکن ہم جس دین کے پیروکار ہیں،اس میں مایوسی کفر ہے۔نتائج ہماری مرضی کے ہوں یا برعکس ہوں حکم الٰہی یہ ہے:۔

مجھے ہے حکمِ اذاں لا الہ الا اللہ

کہ مجھے اپنا فرض ادا کرنا ہے۔

دنیا کی سب سے بڑی فراڈ جمہوریت کے دعویدار بھارتی جنتا پارٹی کی حکومت نے اپنے ریاستی لفٹیننٹ گورنر کو مزید تین نشستیں نامزد کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔ان کو 75 سال بعد یاد آیا ہے کہ قبائل اور کاشت میں کیا فرق ہے۔وہاں کی اسٹیبلشمنٹ اور وہاں کی فرضی آزاد عدالتیں جو کچھ کر رہی ہیں، یہ آرٹیکل 370 کے متعلق کل جو فیصلہ آنے والا ہے،اس کے دفاع کرنے کی پوری کوشش ہے۔یہ سب عالمی برادری کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔پہلے کشمیر کے حصے بخیے کیے،لداخ کی legislature مکمل فارغ، جموں وکشمیر کی یونین ٹیریٹری کی محدود Legislature اور اس کے بعد ایک اہم مسئلے پر فیصلہ آنے سے قبل جو ترامیمی بل پاس کیے ہیں اس سے بالکل واضح طور پر یہ نظر آتا ہے کہ بھارت مقبوضہ جموں وکشمیر میں مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے لیے کس حد جانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ہندوستان سے ہندو آبادی کو مقبوضہ جموں وکشمیر میں آباد کر کے دیکھ لیا، اربوں روپے کی سرمایہ کاری سے نئی سڑکیں بنا کر بھی دیکھ لیں، لیکن کسی دوا نے کام نہ کیا۔قوموں کی تاریخ میں جبر کی بنیاد پر حریت کے جذبے کبھی فنا نہیں کیے جاسکتے۔یہ چنگاریاں سلگتی ہیں جب مالک الملک نے وقت اور مقام کا تعین کر رکھا ہے کہ کب منزل تک پہنچنا ہے تو راستوں میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔انسانی تدبیر بہت محدود تدبیر ہے۔اصل تدبیر اس کی ہے جو جب کہتا ہے کُن تو ایک لمحے میں فیکون ہو جاتا ہے۔ہمارا ایمان کی حد تک یہ یقین ہے کہ جب تک ایک بھی کشمیری زندہ ہے آزادی کی یہ شمع روشن رہے گی۔ایک پیغام میں ضرور دینا چاہوں گا کہ ہم میں اور فلسطین میں ایک فرق ہے کہ اس درجہ کی ظلم و جبر کا جواب محض سفارتی سطح پر نہیں دیا جائے گا بلکہ کشمیریوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے دفاع کے لیے اس سے بھی آگے کا سوچیں۔اگر بھارت نے کشمیریوں کو کسی آزمائش میں ڈالا تو ان شاءاللہ منہ توڑ جواب فوری طور پر دیا جائے گا۔

پاکستان زندہ باد۔آزاد کشمیر پائندہ باد

جناب عبدالماجد خان

وزیر خزانہ۔آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

ہندوستان میں جب سے مودی کی حکومت آئی ہے، وہاں پر اقلیتوں کا جینا حرام کر دیا گیا ہے۔خواہ وہ مسلمان ہوں، عیسائی یا سکھ بھی وہاں پر تنگ ہیں۔2008 میں مجھے جناب الطاف حسین وانی کے ہمراہ جینوا جانے کا موقع ملا جہاں مسئلہ کشمیر کے حوالے سے خوب گفت وشنید ہوئی۔2012ء میں اس اجلاس کی رپورٹ شائع ہوئی تو اس میں بے شمار انکشافات کیے گئے جس میں Half Widows، گمنام قبروں اور نوجوانوں کو ٹارگٹ کیے جانے جیسے اندوہناک واقعات شامل تھے۔

بھارت نے مقبوضہ جموں وکشمیر میں تاریخی چیزوں کو مسخ کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے تاکہ کشمیریوں سے ان کی مذہبی وثقافتی شناخت چھین لی جائے۔بھارت بڑے دھڑلے سے کشمیریوں پر ظلم وستم کے ساتھ حق کی آواز بلند کرنے والوں کا بھی خاتمہ کر رہا ہے۔یہی نہیں بھارت عالمی سطح پر بھی اپنے مخالفین کو راہ سے ہٹانے کی راہ پر گامزن ہے۔چند دن قبل ہی بھارت کی خفیہ ایجنسی نے کینیڈا میں ایک معروف سکھ رہنما کو قتل کر دیا جس کے خلاف

کینیڈا سمیت دنیا بھر میں بھرپور احتجاج کیا گیا لیکن بھارت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ بھارت کی ڈھٹائی دیکھیے کہ اس نے کینیڈین سکھ رہنما کے قتل پر معذرت خوانہ لہجہ اپنانے کے بجائے الٹا امریکہ میں ایک اور سکھ رہنما کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا جو کہ آج کل بین الاقوامی میڈیا کی خبروں کا زینت بنا ہوا ہے۔ ہندوستان ایسا کیوں کر رہا ہے۔اس نے جی 20 کا اجلاس بھی کروالیا۔اس نے بالاکوٹ میں جعلی آپریشن سرجیکل اسٹرائیک کے نام سے حملہ کیا تاکہ پاکستان کو بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر اپنا دباؤ بھی بڑھائے لیکن ہم نے اس سرجیکل سٹرائیک کا جواب دے کر بھارت کا سارا غرور خاک میں ملا دیا۔دنیا کے بڑے ممالک بھارت کے ساتھ ہیں کیونکہ ان کے بھارت کے ساتھ معاشی و اقتصادی مفادات وابستہ ہیں۔ بھارت بڑی طاقتوں کی معاشی ضروریات پوری کر رہا ہے بدقسمتی سے ہماری وہ پالیسیز نہیں بن سکیں کیونکہ ہم معاشی طور پر بہت کمزور رہ گئے ہیں۔ ہندوستان انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ساتھ ساتھ عالمی قوانین کی سنگین خلاف ورزیاں بھی کر رہا ہے۔ کچھ دن پہلے بارہ مولا میں بھارتی فورسز دن دیہاڑے چند نوجوانوں کو اٹھا کر لے گئے اور ان پر بہیمانہ تشدد کیا اور مسجد کے لاؤڈ سپیکر میں ان کی چیخیں پورے علاقے کو سنا کر خوف و ہراس پھیلایا گیا تاکہ آئندہ کوئی بھی وہاں پر حق خودارادیت اور تحریک آزادی کیلئے کھڑا نہ ہو سکے۔ بھارت اگر سمجھتا ہے کہ وہ ایسے ہتھکنڈوں سے کشمیریوں کے جذبہ حریت کو ختم کر دے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔ کشمیری اپنی تین نسلیں قربان کرنے کے بعد بھی تحریک آزادی سے پیچھے نہیں ہٹ رہے ہیں اور نہ ہی ہٹیں گے۔مقبوضہ کشمیر میں غاصب بھارتی فوجی سرعام دن دیہاڑے لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنا کر قتل کر دیتے ہیں لیکن انسانی حقوق کی عالمی تنظیمیں ان تمام مظالم پر خاموش ہیں۔

کشمیر کاز ہمارا مشترکہ کاز ہے۔ہم اس سے روگردانی کریں گے تو اللہ تعالیٰ کو جوابدہ ہوں گے۔ بھارت کے اندر اور مقبوضہ کشمیر میں جو مظالم ہو رہے ہیں اللہ کا کرم ہے کہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں ایسا کچھ بھی نہیں۔ یہاں ہر کسی کو آزادی اظہار رائے کا حق حاصل ہے۔ ہمیں اپنی لابنگ کو مضبوط کرنا ہوگا اور اقوام عالم میں اپنا کیس بھرپور انداز میں پیش کرنا ہوگا۔ہم سوشل میڈیا کو ہتھیار بنا کر اور کشمیر پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ جیسے ادارے سے عالمی سطح پر اپنی آواز کو بہترین انداز میں پیش کر سکتے ہیں۔ پاکستان جو ہمارا وکیل ہے، مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے اس کا معاشی طور پر مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔

ابتدائی کلمات

جناب مرزا وجاہت رشید بیگ

سیکرٹری کشمیر کاز، آرٹس اینڈ لینگویجز، مظفرآباد

آج کی اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب وزیراعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اس قومی تقریب میں تشریف لائے۔ میں خصوصی طور پر آج کے اس سیمینار کے مہمان مقررین جناب عبدالماجد خان وزیر حکومت، جناب الطاف حسین وانی، ایمبسڈر رانیلہ چوہدری، پروفیسر ڈاکٹر آمنہ محمود اور تمام معزز حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اس سیمینار میں تشریف لائے۔

حکومت آزاد کشمیر نے آزاد کشمیر میں تحقیق کو فروغ دینے کے لئے 2017ء میں کشمیر پالیسی ریسرچ انسٹیٹیوٹ قائم کیا۔اس ادارہ نے بین الاقوامی اور قومی کانفرنسز کے انعقاد کے ساتھ ساتھ آزاد کشمیر سے پہلا سوشل سائنسز کا ریسرچ جنرل (انٹرنیشنل جنرل آف کشمیر اسٹڈیز) شائع کیا۔ادارہ کے زیر اہتمام انٹرن شپ پروگرام ورکشاپس اور مختلف موضوعات پر سٹڈیز کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔جموں و کشمیر لبریشن سیل کا قیام 1987ء میں مسئلہ کشمیر کی پبلسٹی و پروجیکشن کے لیے عمل میں لایا گیا۔یہ ادارہ نہ صرف مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرتا ہے بلکہ آزاد کشمیر کے لوگوں کو بھی تحریک آزادی کشمیر اور مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے آگاہ کرنے کے لئے کردار ادا کرتا ہے۔

سال 2022ء میں ادارہ کی تنظیم نو کے بعد اس ادارہ میں نیشنل کوآرڈینیشن ونگ، شعبہ آگاہی، لافیئر ونگ بھی قائم کئے گئے ہیں۔ادارہ کا میڈیا ونگ کشمیر کی صورت حال کے حوالہ سے نہ صرف میڈیا مانیٹرنگ کرتا ہے بلکہ باقاعدگی سے رپورٹس بھی شائع کرتا ہے۔سوشل میڈیا ونگ کشمیر کی صورت حال کے حوالہ سے بین الاقوامی اداروں اور انٹرنیشنل کمیونٹی کی توجہ مبذول کروانے کے لیے بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔محدود مالی وسائل کے باوجود جموں وکشمیر لبریشن سیل تمام قومی ایام پر تقاریب کا بھی انعقاد کرتا ہے۔آزاد کشمیر کی نوجوان نسل کو تاریخ اور تحریک آزادی کشمیر سے آگاہ رکھنے کے لئے سالانہ بنیادوں پر انٹر سکولز، کالجز، یونیورسٹیز، تقریری مقابلہ جات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور آزاد کشمیر کے تمام تعلیمی اداروں میں آگاہی مہم کے سلسلہ میں بریفنگ کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔10 دسمبر عالمی انسانی حقوق کے طور پر منایا جاتا ہے اور دنیا بھر میں مقیم کشمیری، انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر عالمی برادری کی توجہ مقبوضہ جموں وکشمیر میں جاری انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کی جانب مبذول کرواتے ہیں۔مقبوضہ جموں وکشمیر میں بھارت کی جانب سے کشمیریوں کے خلاف بڑھتے ہوئے مظالم کے پیش نظر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کے حل میں موثر اور فعال کردار ادا کرنے کے لیے عالمی برادری کی ذمہ داریوں میں کئی گناہ اضافہ ہوا ہے لیکن وہ اپنا کردار ادا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948 کو انسانی حقوق کا یونیورسل ڈیکلریشن منظور کیا جس کے آرٹیکل نمبر 10 میں قرار دیا گیا کہ:

Every human being is born free and has equal rights

تاہم مقام افسوس ہے کہ دنیا کے بعض دیگر حصوں کی طرح جس میں فلسطین بھی شامل ہے، انسانی حقوق کی بدترین پامالی عشروں سے جاری ہے۔حتی کہ کشمیری عوام کو انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع بھی پر اپنے حقوق پر احتجاج کا موقع فراہم نہیں کیا جاتا۔اقوام متحدہ سمیت دنیا کے ہر منشور کے مطابق احتجاج کرنا اور اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانا ہر شہری کا بنیادی، آئینی حق ہے۔لیکن آج کے اس جدید دور میں مقبوضہ کشمیر کے شہریوں سے یہ حق بھی چھین لیا گیا ہے۔حریت رہنما، محمد یاسین ملک، شبیر احمد شاہ، نعیم احمد خان، آسیہ اندرابی، فریدہ بہن جی سمیت دیگر کئی رہنما ہندوستان کی جیلوں میں بے گناہ قید ہیں۔مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے ہاتھوں انسانی حقوق کی جس طرح پامالی ہوئی اس پر خاموش رہنا بھی اہل کشمیر سے روا رکھی جانے والی زیادتیوں کے زمرے میں آئے گا۔جنوری 1989 سے 30 نومبر 2023 تک کل 96,278 کشمیری شہید، 168,939 گرفتار، 22,968 خواتین بیوہ اور 1,07,947 بچے یتیم ہو چکے ہیں۔عالمی حقوق انسانی کی تنظیموں بالخصوص ایمنسٹی انٹرنیشنل اور ایشیاء واچ کو موجودہ صورتحال کا از سر نو جائزہ لے کر اپنی رپورٹ عالمی برادری کے سامنے رکھنی چاہیے جس کا آج ہم مطالبہ کرتے ہیں۔

ہندوستان نے 05 اگست 2019ء کو کشمیر کی خصوصی حیثیت کو ختم کر کے براہ راست وفاق کے ماتحت کر دیا۔بھارت کا یہ اقدام مقبوضہ کشمیر کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ متنازعہ حیثیت کو نہ صرف ختم کرنے کے مترادف ہے بلکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کی بھی خلاف ورزی ہے۔جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ریاست جموں وکشمیر کے مستقبل کا حتمی فیصلہ کشمیری عوام کی رائے کے مطابق آزادانہ اور غیر جانبدارانہ اقوام متحدہ کی زیر نگرانی کیا جائے گا۔پاکستان کی حکومت اور عوام کا کشمیری قوم شکر گزار ہے جو ان کے حق خود ارادیت کے حصول کے لیے اخلاقی اور سفارتی حمایت کر رہے ہیں۔آج ہم عالمی حقوق انسانی کے دن کے موقع پر مقبوضہ کشمیر کے تمام شہدا کو ان کی لازوال قربانیوں اور ان کے اہل خانہ کو انکے جذبہ اور حوصلہ کے لیے بھرپور خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔اس موضوع پر ماہرین موجود ہیں جو لمبی اور تفصیلی گفتگو کریں گے بس اسی بات پر اجازت چاہتا ہوں۔

محترمہ نائلہ چوہان

سابق سفیر حکومت پاکستان

کشمیر پالیسی اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر ایک شاندار تقریب کا انعقاد کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔سب پر واضح ہے کہ مقبوضہ جموں وکشمیر میں انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ کشمیر ہمارا نیشنل کاز ہے۔ہماری فارن پالیسی کا Main Point ہے۔یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر پوری قوم متفق ہے۔جب ہمارا ملک بنا تو یہ مسئلہ کشمیر ساتھ لیکر پیدا ہوا۔ہم ہمیشہ عالمی سطح پر مسئلہ کشمیر کے پرامن حل اور وہاں ہونے والے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے لیے آواز اٹھاتے رہے ہیں۔

ہم مسلمان ہیں, نا امیدی کفر ہے۔ کیا ہم بھارتی مظالم پر چپ کر جائیں گے؟ نہیں کریں گے۔ پاکستان جتنا کچھ کر سکتا ہے مسئلہ کشمیر کے لیے وہ کرتا ہے۔ ہر فورم پر مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کیلئے آواز اٹھاتا ہے۔ بھارت کو ہمیشہ مسئلہ کشمیر کے حوالے سے عالمی فورمز پر ندامت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ میں اس سے متفق نہیں کہ پاکستان کے دوستوں نے پاکستان کا ساتھ نہیں دیا۔ ہماری کاوشوں کی بدولت عالمی رہنماؤں نے مسئلہ کشمیر کے حوالے سے ہمیشہ بات کی۔ چین سعودی عرب اور دیگر ممالک نے ہمیشہ مسئلہ کشمیر کے لیے آواز اٹھائی ہے۔ ترک صدر رجب طیب اردوان، جرمن چانسلرز، آذر بائیجان، ملائیشیا اور بہت سے ممالک نے بھی مسئلہ کشمیر کے حوالے سے ہمیشہ آواز اٹھائی ہے۔ ہماری کاوشوں کی بدولت انسانی حقوق کے عالمی ادارے ہیومن رائٹس واچ، ایشیا واچ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل مقبوضہ جموں وکشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے حوالے سے اپنی رپورٹیں ہر کچھ عرصے بعد شائع کر رہے ہیں۔ مسئلہ کشمیر کے حوالے سے ریسرچ بیسڈ آرٹیکلز کی اشاعت عمل میں لائی جا رہی ہے۔ KPRI بھی پبلی کیشنز کے حوالے سے اہم کام کر رہا ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک جیسے امریکہ، برطانیہ، سویڈن، ناروے سمیت دیگر اہم ممالک میں مسئلہ کشمیر کے حوالے سے مسلسل ڈائیلاگز بھی ہو رہے ہیں۔ او آئی سی میں مسئلہ کشمیر کے حوالے سے بے شمار قراردادیں پاس کی گئیں۔ بھارت نے یہاں تک کوشش کی کہ او آئی سی میں آبزورز کی حیثیت سے رکنیت حاصل کر لے جسے ناکام بنا دیا گیا۔ بھارت نے سیکورٹی کونسل کا ممبر بننے کی بھی بھرپور کوششیں کیں جس کے خلاف پاکستان نے بھرپور مہم چلائی اور موقف اپنایا کہ بھارت مسئلہ کشمیر کے حوالے سے سیکورٹی کونسل کی منظور کردہ قراردادوں کی پاسداری نہیں کرتا اس لیے اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس فورم کا رکن بنے۔ ہمیں اسی طرح کاوشیں جاری رکھنی چاہئیں اور انشااللہ وہ دن دور نہیں جب مسئلہ کشمیر حل ہوگا۔ ہمیں ناامید نہیں ہونا چاہیے اور نہ چپ کر کے بیٹھے رہنا چاہیے بلکہ اپنا کام جاری رکھنا چاہے اور پاکستان اپنا کام ہمیشہ کرتا رہے گا۔ عالمی سیاست میں بڑی پاورز اپنے مفادات کو دیکھتی ہیں۔ یہ انسانی حقوق کی بات تو کرتے ہیں لیکن انہوں نے ہمیشہ انسانی حقوق کو پامال کیا جہاں ان کے اپنے مفادات ہوتے ہیں۔

محترمہ پروفیسر ڈاکٹر آمنہ محمود

سابق ڈین سوشل سائنسز۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ہمیں مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر کھل کر بات کرنا ہوگی۔ بھارت نے 370 اور 35 اے ختم کی اور مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ عالمی برادری کو چاہیے کہ وہ بھارت کو ایسے اقدامات سے روکے اور کشمیر کے معاملے پر اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ اقوام متحدہ کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنی ہی منظور کردہ قراردادوں پر عمل درآمد کروائے۔ بھارت نے 05 اگست 2019 کو ریاست جموں وکشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت کو ختم کیا۔ جموں وکشمیر پر اقوام متحدہ میں بے شمار قراردادیں پاس ہو چکی ہیں لیکن ان پر تاحال عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ فلسطین کے بارے میں ہم ہمیشہ انٹرنیشنل کمیونٹی کی بات کرتے ہیں لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کونسی عالمی برادری؟ بہت زمانہ گزر چکا ہمیں بھی اب اپنے آپ کو تبدیل کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنے نئے پارٹنرز ڈھونڈنا

ہوں گے۔ کچھ عرصہ پہلے بھارت میں جی-20 اجلاس ہوا لیکن وہاں پر کسی بھی ہمارے دوست ملک نے احتجاج ریکارڈ نہیں کرایا۔ہمیں بھی اس وقت اپنے دوستوں کیساتھ تعلقات پرنظر ثانی کرنا ہوگی۔ بھارت مقبوضہ کشمیر تو درکنار، آزاد کشمیر بھی چھیننے کے چکر میں ہے۔

اقوام متحدہ میں ووٹ امریکا کا بھی ہے اور دوسرے ممالک کا بھی لیکن وہ اپنے مفادات سے ٹکرانے والی قرارداد کیلئے ویٹو لے لیتا ہے۔ہمیں بھی اپنے مفادات کے لیے ڈٹ کر موقف پیش کرنا چاہیے۔ترکی نے بڑی بھڑکیں ماری ہیں لیکن کسی ملک نے اسرائیل کا تیل، گیس تک نہیں بند کیا۔ معذرت کے ساتھ ہمارے تمام دوست ممالک اس وقت ہمارے ساتھ کھڑے نہیں ہیں اگر وہ ساتھ ہوتے تو وہ جی-20 کا بائیکاٹ کرتے یا کم از کم احتجاج ریکارڈ کرا سکتے۔مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے مظالم بہت کم رپورٹ ہوتے ہیں۔

اس وقت فلسطین کا معاملہ دیکھیں تو امریکا سمیت تمام یورپی ممالک اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہیں۔آج مسلم امہ بھی ہمارے ساتھ کھڑی نہیں ہے۔امریکا نے ہمارے وزیراعظم کو کہا کہ اگر ایٹمی دھماکے کیے تو ہم آپ کو مثال بنادیں گے۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی معیشت کو مضبوط کرنے میں کردار ہی ادا نہیں کیا۔ہم ہر شعبے میں بری طرح ناکام رہے ہیں اسی لیے ہمارے ملک کی عالمی سطح پر وہ عزت نہیں بن سکی جو اس وقت بھارت بنا چکا ہے کیونکہ بھارت نے پراپیگنڈے اور جھوٹ کے ساتھ ساتھ اپنی معیشت کو بھی عالمی سطح پر بڑھایا ہے۔اس وقت امریکا اور دیگر ممالک میں بھارتی اہم عہدوں پر تعینات ہیں لیکن ہمارے لوگوں نے اپنا پالیسی میکرز اداروں میں کام کرنے اور عہدوں پر تعینات ہونے کے بجائے وہاں جاکر بزنس کرنا اور پیسے کمانا پسند کیا۔ہمیں چاہیے کہ 20 سال کی پالیسی بناتے ہوئے یونیورسٹیز میں ایمرجنسی نافذ کردیں اور نوجوانوں سے کام لیں۔انڈیا نے آج سے بیس سال پہلے یہ کام کیا کہ اپنے پانچ ہزار بچوں کو سکالرشپ دیتے ہوئے انھیں بیرونی دنیا کی ممتاز جامعات میں پڑھنے کیلئے بھیجا۔

جناب الطاف حسین وانی

ایگزیکٹو ڈائریکٹر کشمیر انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل ریلیشنز

آج انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جارہا ہے۔آج کے دن سیمینارز ہوتے ہیں، کانفرنسز کی جاتی ہے اور انسانی حقوق کے لیے آواز بلند کی جاتی ہے۔جو اس دنیا میں زیادہ زور سے جھوٹ بولتا ہے، طاقت اور پیسے کا استعمال کرتا ہے وہی فاتح کہلاتا ہے۔مظلوم کے لیے کوئی دروازہ نہیں ہوتا جہاں وہ اپنی فریاد لے کر جائے۔اس کے پاس سوائے آہ وبکا کرنے کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہی کچھ ہم پچھلے 75 سال سے کررہے ہیں۔سب اس بات کو سمجھ گئے ہیں کہ ہم بات تو کررہے ہیں لیکن اس پر عملدرآمد کون کرے گا یا کروائے گا۔قانون سازی اور اور عملدرآمد میں بہت زیادہ خلیج ہے۔اب اس خلیج کو کم کون کرے گا۔ماضی سے لیکر اب تک عالمی برادری صرف بات کرنے کی حد تک محدود ہے، وہ اپنی بات منوانے پر ناکام رہی ہے۔چند ممالک نے فلسطین پر قرارداد پاس کی تو امریکا نے ویٹو کردیا۔کشمیر کے اندر سے 75 سال سے ظلم وستم ہورہا ہے۔اقوام متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی بھارت کے خلاف کھلی ایف آئی آر ہے۔اقوام متحدہ میں جب کسی ملک کو احتجاجاً یادداشت بھیجی جاتی ہے تو اسے کھلی ہزیمت سمجھا جاتا ہے۔5 اگست 2019 سے اب تک مقبوضہ کشمیر پر 22 کے قریب یادداشتیں بھیجی جاچکی ہیں لیکن بھارتی سفیر نے آج تک ایک کا بھی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ بھارت کو گمان ہے کہ وہ ایک بڑی معاشی طاقت ہے۔وہ ہر چیز کو پس پشت ڈالے ہوئے ہے۔کیا ہمارے میڈیا نے ان پوائنٹس کو کبھی ہائی لائٹ کیا ہے کہ بھارت کس طرح کی جارحیت کو اپنائے ہوئے ہے۔کیا کبھی پاکستانی میڈیا نے عالمی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کی کہ وہ اپنی نیوز کو عالمی سطح پر اپنے موقف کو بہترین انداز میں پیش کرسکے۔ہماری خالی تقریریوں کا کوئی فائدہ نہیں ہمیں اس پر لکھنا ہوگا اور یہ کہ اس پر ریسرچ کرنا ہوگی۔خالی احتجاج یا سٹریٹ

پاور سے مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ ہمیں لکھنا ہوگا، ریسرچ کرنا ہوگی اور اس کو اقوام عالم کے ڈیسک ٹاپ پر پہنچانا ہوگا۔ صرف مظاہرے کرنے اور نمبرز گننے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ ہندوستان نے پچھلے 35 سے مقبوضہ کشمیر میں جہاں ظلم ستم جاری رکھا وہاں میڈیا کے ذریعے پراپیگنڈا کر کے اقوام عالم میں پاکستان کو بدنام کرنے میں بھی کامیاب رہا۔

ہمارا Diaspora صرف مظاہروں کی حد تک نہ رہے۔ ہمارے پڑھے لکھے بچوں کو ان ممالک کے پالیسی میکرز اداروں اور سول سوسائٹی میں جگہ بنانا ہوگی تاکہ ہم اپنا موقف پیش کرتے ہوئے اپنا کیس واضح انداز میں لڑ سکیں۔ ہمیں اپنی جامعات کے اندر بچوں کو اس معیار اور مقام پر لے کر آنا ہوگا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ ہمیں ان کو boostup کرنا ہوگا کہ آپ یہ سب کر سکتے ہیں۔ ان کو مواقع فراہم کرنا ہوں گے تاکہ یہ بچے وطن کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ کشمیر کے مسئلے کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

ڈاکٹر راجہ محمد سجاد خان

ڈائریکٹر کشمیر پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، مظفرآباد

آج دنیا بھر میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔ دنیا بھر میں مقیم کشمیری بنیادی حق ''حق خودارادیت'' کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ دنیا کو یہ یاد دلانا چاہتے ہیں ''حق خودارادیت'' Mother of all rights ہے۔ اس کے بغیر سارے حقوق چاہے وہ حق زندگی، حق جائیداد، حق پرائیویسی جو بھی حقوق ہیں وہ سب بے معنی ہو جاتے ہیں اگر حق خودارادیت نہیں دیا جاتا۔ اقوام متحدہ کے قائم ہونے کا بنیادی مقصد چارٹر بھی اس کو Justify کرتا ہے کہ قوموں کے بنیادی حق ''حق خودارادیت'' کا تحفظ کیا جائے۔ UDHR یعنی Universal Declaration of Human Rights کے بعد دو International Covenant جس کو پوری دنیا قانون کے طور پر تسلیم کرتی ہے ایک انٹرنیشنل سول اینڈ پولیٹیکل رائٹس اور دوسرا سوشل اینڈ کلچر رائٹس دونوں کا آرٹیکل ون ''حق خودارادیت'' کا ضامن ہے۔ حق خودارادیت کا آرٹیکل کشمیریوں کو زیادہ سپورٹ اس لیے کرتا ہے کیونکہ جموں وکشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادیں موجود ہیں کہ کشمیریوں کو ان کا بنیادی حق ''حق خودارادیت'' یو این قراردادوں کے مطابق دیا جائے گا۔ بلکہ ان قرادادوں پر عمل بھی ہو چکا ہے جو کہ سیز فائر لائن جو کہ کنٹرول لائن کی شکل میں موجود ہے۔ کشمیریوں کی جدوجہد بنیادی حق ''حق خودارادیت'' کی جدوجہد ہے۔ مقبوضہ جموں وکشمیر میں 05 اگست 2019 کے بعد بڑی تبدیلی یہ آئی ہے کہ مقبوضہ جموں وکشمیر میں مسلم آبادی کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں اعداد و شمار کے مطابق اب تک ہندوستانی شہریوں کو 6.5 ملین ڈومیسائل جاری کیے جا چکے ہیں۔ بھارت کی جانب سے یہ غیر قانونی اقدام انٹرنیشنل ہیومینیٹیرین لاء کے آرٹیکل 49 جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی ہے۔

International Humanitarian Law کے جنیوا کونشن کا کامن آرٹیکل ٹو بھی اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ قبضہ کے خلاف جو فریق نہ بھی بنتا ہو وہ سٹیٹ آف وار کہلائے گی اور وہاں انٹرنیشنل ہیومینیٹیرین لاء اپلائی ہوں گے اور اگر ان کی خلاف ورزی ہوئی تو وہ وہاں International Humanitarian Law کی خلاف ورزی نہیں ہوگی بلکہ Crime کے زمرے میں آئے گی۔ کشمیر میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے وہ عالمی قوانین کی خلاف ورزی اور وار کرائمز ہیں۔ عالمی قوانین اور اقوام متحدہ کی قراردادوں میں یہ واضح ہے کہ بھارت جو مرضی کر لے جموں وکشمیر کی حیثیت متنازعہ ہی رہے گی جب تک کشمیریوں کو حق خودارادیت نہیں مل جاتا۔

صرف شہید ہونے والوں کی تعداد ہی کو ہر جگہ mention کرنے کے بجائے اب ہم ان کے Case Study بنانے کی کوشش کر رہے

ہیں۔اس حوالے سے KPRI نے کام شروع کر دیا ہے۔ اب تک 60لوگوں کے انٹرویوز کے بعد Case Study کیے گئے ہیں۔ہم کوشش کرر ہے ہیں مزید لوگوں تک پہنچیں۔ایل او سی پر فائرنگ کے نتیجے میں نسل کشی اور معذور ہونے والے لوگوں کے Case Studies کیلئے میکنزم بنائے جائیں گے۔

☆☆☆☆

تصویری جھلکیاں

وزیراعظم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر چوہدری انوارالحق سیمینار سے خطاب کررہے ہیں

وزیراعظم چوہدری انوارالحق، وزیرخزانہ عبدالماجد خان، نائلہ چوہان، ڈاکٹر آمنہ محمود، الطاف حسین وانی، وجاہت رشید بیگ اور راجہ سجاد خان سیمینار سے خطاب کررہے ہیں

وزیراعظم چوہدری انوارالحق
سرور حسین گلگتی کو شیلڈ دے رہیں

وزیراعظم چوہدری انوارالحق
سعدیہ وقار النساء کو شیلڈ دے رہیں

وزیراعظم چوہدری انوارالحق
الطاف حسین وانی کو شیلڈ دے رہیں

وزیراعظم چوہدری انوارالحق
پروفیسر ڈاکٹر آمنہ محمود کو شیلڈ دے رہیں

وزیراعظم چوہدری انوارالحق
ایمبیسڈر نائیلہ چوہان کو شیلڈ دے رہیں